کتاب مستطاب

مجمع الفضائل

جلد اوّل

ترجمہ

مناقب علامہ ابن شہر آشوب

مترجم

سید المفسرین ادیب اعظم

مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ امروہوی

(مصنف دو سو سترہ (۲۱۷) کتب)

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد ۲ کراچی

سے سرفراز فرماتے رہیں گے تو ہم جلد اپنی منزل مقصود پر پہنچ جائیں گے۔ وما توفیق الاباللہ

دعاگو

احقرالزمن سیّد ظفر حسن نقوی

مترجم کتاب ہذا

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ناشر .. .. ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ ناظم آباد ۵ کراچی

مطبع .. .. قریشی آرٹ پریس ناظم آباد ۵ کراچی

کتابت .. .. سیّد شبیہ الحسن نقوی امروہوی

سال اشاعت .. .. دسمبر ۲۰۰۲ء بار سوم

ہدیہ .. .. (۲۱۰) دوسو دس روپے

عبداللہ اور انیسہ اور خادموں میں اولاد حرث اور عہد جاہلیت ہیں آپ کا ایک بھائی تھا خلاص بن علقمہ اور آپ کے چچازاد بھائیؑ وزیر و وصی اور داماد علی تھے اور ربیب تھے ہند بن ابی ہالہ اسدی خدیجہ کی طرف سے عمرو بن ابی سلمہ اور زینب سلمی کی طرف سے۔

آنحضرتؐ کی ازواج

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے پندرہ عورتوں سے شادی کی اور تیرہ سے دخول کیا اور بیک وقت نو تھیں۔ ابو عبیدہ نے کہا تزوج کیا بیس سے اور اعلام الوریٰ۔ نزہتہ الابصار۔ امالی حاکم اور شرف المصطفیٰ میں ہے۔ کہ حضرت نے اکیس عورتوں سے تزویج کی، ابن جریر اور ابن مہدی نے کہا اجماع اس پر ہے کہ گیارہ عورتوں سے مختلف اوقات میں تزویج کی۔

ترتیب یہ ہے مکہ میں سب سے پہلے خدیجہ بنت خویلد سے عقد کیا۔ پہلے وہ عتیق ابن عابد مخزومی کی زوجیت میں رہی تھیں۔ پھر ابو ہالہ زرارہ بن بناش اسدی کی زوجیت میں آئیں۔

احمد بلاذری اور ابوالقاسم کوفی نے اپنی کتابوں میں اور المرتضیٰ نے شافی میں اور ابو جعفر نے تلخیص میں لکھا ہے کہ جب حضور نے جناب خدیجہ سے نکاح کیا تو وہ باکرہ تھیں اور اس کی تائید ہوتی ہے اس بیان سے جو ذکر کیا گیا ہے کتاب الانوار اور البدع میں کہ رقیہ اور زینب بیٹیاں تھیں ہالہ خواہر خدیجہ کی۔

جناب خدیجہ کی وفات کے ایک سال بعد سودہ بنت زمعہ سے عقد کیا۔ یہ پہلے زوجیت میں تھیں سکران بن عمر کی جو حبشہ کے مہاجر سے تھا وہیں انتقال کیا۔

عائشہ بنت ابی بکر ان کی عمر قبل ہجرت سات سال تھی اور بعض کے نزدیک چھ سال تھی۔ ماہ شوال میں جب کہ ان کی عمر نو سال تھی مدینہ میں زفاف واقع ہوا اور کہا جاتا ہے کہ ان کے علاوہ حضور کی باکرہ بی بی کوئی اور نہ تھی۔ آنحضرتؐ کی وفات کے وقت ان کی عمر ۱۸ سال کی تھی معاویہ کی حکومت تک زندہ رہیں اور تقریباً ستر برس کی عمر ہوئی۔

مدینہ میں اُم سلمہ سے عقد کیا ان کا نام ہند بنت امیۃ المخزومیہ تھا اور یہ بیٹی تھیں آپ کی پھوپھی عاتکہ بنت عبدالمطلب کی ان کی پہلے شادی ہوئی تھی ابو سلمہ بن عبدالاسد سے ۲ھ ہجری میں۔

اسی سال عقد کیا حفصہ بنت عمر سے اس سے پہلے وہ خنیس بن عبداللہ بن خذافہ سہمی کی زوجیت میں تھیں۔ حضرت علی کی خلافت کے آخر زمانہ تک زندہ رہیں اور مدینہ میں وفات پائی۔

پھر اپنی پھوپھی کی بیٹی زینب بنت جحش اسدیہ سے شادی کی ان کی ماں کا نام امیمہ بنت عبدالمطلب تھا ان کی شادی پہلے زید بن حارثہ سے ہوئی تھی۔ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد ازواج رسول میں پہلے انہوں نے ہی وفات پائی حضرت عمر کے عہد خلافت میں۔

پھر جویریہ بنت الحارث سے شادی ہوئی ان کو حضرت نے خرید کر آزاد کیا تھا۔ پھر عقد کیا ۵ھ میں انتقال کیا۔

ام حبیبہ بنت ابوسفیان ان کا نام رملہ تھا ۔۔۔ تک یہ عبداللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں اور معاویہ کے عہد تک زندہ رہیں ۔

صفیہ بنت حی بن اخطب پہلے سلام بن مسلم کے پاس رہیں پھر کنانہ بن ربیع کی زوجیت میں آئیں ۔۔۔ میں قید ہوکر آئی تھیں، میمونہ بنت الحرص الہلالیہ ابن عباس کی خالہ پہلے عمیر بن عمرو ثقفی کے عقد میں تھیں پھر زید بن عمرو عامری کی زوجیت میں پھر جعفر بن ابی طالب نے آنحضرتؐ کے لیے پیغام دیا ان کی تزویج و زفاف و موت و قبر شرف میں ہوئی جو مکہ سے دس میل ہے ان سے عقد ۔۔۔ میں ہوا اور یہ ۔۔۔ تک زندہ رہیں ۔

مذکورہ بالا تمام ازواج سے آنحضرتؐ نے ہم بستری کی ۔

مطلقات، یا جن سے ہم بستر نہیں ہوئے یا جن کو پیغام دیا اور عقد نہیں ہوا وہ یہ ہیں ۔

فاطمہ بنت شریح اور بعض کے نزدیک بنت ضحاک اپنی ربیبہ کی بیٹی زینب کی وفات کے بعد آپ نے ان سے تزویج کی اور آیت تخییر نازل ہونے کے بعد آپ نے ان کو شادی کرنے یا نہ کرنے کا اختیار دیا پس اس نے دنیا کو دین پر ترجیح دے کر مفارقت اختیار کی اس کے بعد اس کا یہ حال ہوا کہ اونٹ کی مینگنیاں چنتی تھی اور کہتی تھی میں بڑی بدبخت ہوں کہ دنیا کو ترجیح دی ۔

زینب بنت حزیمہ بن الحرث ام المساکین یہ پہلے عبیدہ بن الحرث بن عبدالمطلب کی زوجیت میں تھیں اور اسماء بنت نعمان بن الاسود کندی جو اہل یمن سے تھیں ۔ جب بعد عقد حضرت ان کے پاس خلوت میں گئے تو اس نے کہا أعوذ بالله منك حضرت نے فرمایا میں نے پناہ میں دیا ۔ جا تو اپنے خاندان والوں کے پاس رہ ۔ بعض ازواج نے اسماء کو یہ الٹا سبق پڑھایا تھا ان کو ڈر تھا چونکہ یہ حسین زیادہ ہے ایسا نہ ہو کہ حضرت اس کی طرف مائل ہو جائیں اس غریب کو یہ بتایا گیا کہ ایسا کہنے سے حضرت تیری طرف زیادہ مائل ہوں گے ۔

قتیلہ خواہر اشعث بن قیس کندی ان کا انتقال زفاف سے پہلے ہی ہوگیا اور ایک روایت ہے کہ حضرت نے ان کو طلاق دیدی اس کے بعد عکرمہ بن ابی جہل نے اپنی زوجیت میں لے لیا ۔ اور یہی صحیح ہے ۔

ام شریک جن کا نام غزیہ بنت جابر تھا جو بنی نجار سے تھیں ۔

مشتبا جو بنی سلت سے تھیں جن کو خولہ بنت حکیم بھی کہتے ہیں ان کا انتقال زفاف سے پہلے ہی ہوگیا تھا ۔

سراف خواہر دحیہ کلبی ان سے بھی زفاف نہ ہوا ۔

امامہ بنت نعمان الجونیہ ۔ عالیہ بنت طلبان الکلابیہ ملیکۃ اللیثیہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے یہ بھی شامل ازواج ہوئیں ۔

عمرہ بنت برید جب خلوت میں آئی تو حضرت نے دیکھا وہ مبروص ہے فرمایا مجھے دھوکہ دیا گیا اور اسے اس کے خاندان کی طرف واپس کیا ۔ لیلےٰ بنت الحطیم الانصاریہ اس نے حضرت کی پشت پر ہاتھ مار کر کہا مجھے آزاد کر دو ۔ حضرت نے آزاد کر دیا پس اسے بھیڑیے نے کھا لیا ۔

عمرہ۔ اس کے باپ نے کہا کہ وہ کبھی بیمار نہیں ہوتی فرمایا عند اللہ اس میں بہتری نہیں۔

وہ بی بیاں جو آخر وقت تک حضرت کی زوجیت میں رہیں۔ ام سلمہ۔ زینب۔ میمونہ۔ ام حبیبہ صفیہ۔ جویریہ۔ سودہ عائشہ اور حفصہ تھیں اور حضرت سے پہلے جن کا انتقال ہوا وہ یہ ہیں خدیجہ، ام ہانی زینب بنت خزیمہ اور تمام ازواج میں افضل خدیجہ اور پھر ام سلمہ ہیں ان کے بعد میمونہ۔

مبسوط طوسی میں ہے کہ تین کنیزیں زوجیت میں آئیں جن میں دو عجمی تھیں اور ایک عربی۔ عربیہ کو آزاد کر دیا تھا۔

اور دو تحفے میں آئی تھیں ماریہ بنت شمعون القبطیہ و ریحانہ بنت زید القرضیہ ایک کو ان میں سے مقوقش صاحب اسکندریہ نے بھیجا تھا ماریہ کی ایک بہن سرین نامی کو حضرت نے حسان کو عطا فرمایا جس سے ان کے فرزند عبد الرحمٰن پیدا ہوئے اور آنحضرتؐ کی وفات کے پانچ سال بعد ماریہ کا انتقال ہوا۔ ایک روایت ہے کہ حضور نے ریحانہ کو آزاد کر دیا پھر اس سے تزویج کی تاج التراجم میں ہے کہ بنی قریظہ کے قیدیوں میں ایک کنیز نکانہ بنت عمر تھی وہ حضرت کی ملکیت میں تھی آپ کی وفات کے بعد عباس نے اس سے تزویج کی۔ آپ کی بی بیوں کا مہر بارہ اوقیہ ہوتا تھا۔

اولاد:۔ جناب خدیجہ سے دو لڑکے ہوئے قاسم اور عبد اللہ جن کو طیب اور طاہر بھی کہتے ہیں اور بیٹیاں (بروایت اہل سنت) چار تھیں زینب، رقیہ ام کلثوم اور فاطمہؑ (اور بروایت شیعہ صرف حضرت فاطمہ صلوٰۃ اللہ وسلام علیہا اور بطن ماریہ قبطیہ سے ایک صاحبزادے ابراہیم نامی تھے۔ یہ ۸ھ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور اسی سال دس ماہ کی عمر میں انتقال کیا ان کی قبر بقیع میں ہے کتاب الانوار۔ الکشف۔ ایلمع اور بلاذری میں ہے کہ زینب اور رقیہ دونوں جحش کی پروردہ تھیں قاسم و طیب صغر سنی میں رحلت کر گئے تھے قاسم صرف سات دن زندہ رہے (بروایت مجاہد)

زینب کی شادی ابو العاص سے ہوئی تھی ان سے ایک لڑکی ام کلثوم پیدا ہوئی جس سے حضرت علی نے تزویج کی۔ ابوالعاص جنگ بدر میں پکڑ لیا گیا تھا رسول نے اس پر احسان کیا کہ بغیر فدیہ لیے رہا کر دیا۔ زینب مکہ چھوڑ کر پہلے طائف آئیں پھر آنحضرتؐ کے پاس مدینہ پہنچیں پھر ابو العاص بھی مدینہ آیا اور مسلمان ہو گیا زینب ہجرت سے سات سال دو ماہ بعد مدینہ میں مر گئیں اور رقیہ کی شادی عتبہ سے ہوئی اور ام کلثوم کی عتیبہ سے یہ دونوں ابولہب کے لڑکے تھے ان دونوں نے طلاق دے دی اس کے بعد رقیہ عثمان کی زوجیت میں آئیں جن سے ایک لڑکا عبد اللہ نامی پیدا ہوا جو صرف چھ سال زندہ رہا مرغ نے اس کی آنکھ میں ٹھونگ مار دی وہی سبب موت ہوا رقیہ کے مرنے پر ام کلثوم حضرت عثمان کی زوجیت میں آئیں آنحضرتؐ کے عقب میں سوائے اولاد فاطمہؑ اور کوئی نہ رہا۔

آنحضرتؐ کے رفقاء

حضرت علی۔ امام حسن، امام حسین، حمزہ۔ جعفر۔ سلمان۔ ابوذر۔ مقداد۔ عمار۔ حذیفہ۔ ابن مسعود۔ بلال۔ ابوبکر اور عمر۔